Title - Intikhab Kalaam Tamanna May Mukhtasir Tazkira

Creator - Munshi Ram Sahay Tamanna; Murattiba Gauri Sahay.

Publisher - Bandeshri Press (Lucknow)

Date — 1940

Pages — 26

Subjects - Urdu Shayari - Intikhab Kalaam - Tamanna; Tamanna, Munshi Ram Sahay - Sawaneh - O - Tanqeed.

انتخاب کلام تمنّا

مع

مختصر تذکرہ

حسب فرمائش

بابو گنپت سہائے سریواستو ایم۔ اے۔ ریسرچ اسکالر اُردو ڈپارٹمنٹ

الہ آباد یونیورسٹی

مرتبہ

ڈاکٹر گوری سہائے۔ فرزند اصغر تمنّا صاحب

بند بشیری پریس یحییٰ گنج لکھنؤ

قیمت ۴ر

از غزلیات مصنفۂ اہلیہ تمنّا صاحب موسومہ کشن پیاری

اے رام جی آرام کی صورت ہی تمھیں سے
جان و جگر و جسم میں طاقت ہی تمھیں سے

قدرت کا جو ہر رنگ وہ ہر سمت عیان ہے
گلہائے گلستان میں لطافت ہی تمھیں سے

دنیا کے بکھیڑون سے زمانے کے خطر سے
بیخوف ہیں وہ جنکو محبت ہی تمھیں سے

شاہان جہان ناز کرین گر تو ہے بیجا
حاصل ہوئی انکو یہ حکومت ہی تمھیں سے

کیون سامنے آتے نہین پردے سے نکل کر
یہ کشن پیاری کی شکایت ہی تمھیں سے

بیوفاؤن سے کبھی دل نہ لگائے کوئی
بیٹھے بٹھلائے مصیبت نہ اٹھائے کوئی

کوئی وعدہ بھی نہ پورا کیا سچے ہین حضور
یا خدا جھوٹون کی باتون مین نہ آئے کوئی

دل مجروح تڑپتا ہے نمک پاشی سے
زخم پر زخم مرے اب نہ لگائے کوئی

سچا معشوق وہی ہے جو ہے سب کا مالک
ہو غرض اس سے جو لو اپنی لگائے کوئی

کشن پیاری کشش دل سے نہ کیون آئے قریب
صدق دل سے میرے دلبر کو ملائے کوئی

تمام کام تو کر دے چلا کہان صیاد
تڑپ رہا ہے ابھی مرغ نیمجان صیاد

جو زلف دام ہے دانہ بنا ہے خال سیاہ
بنا ہے طائر دل کو وہ نوجوان صیاد

بہار مین بھی نہ بلبل کو لطف سیر ملا
ہوئی جو دشمن گل صورت خزان صیاد

قفس مین ڈال کے بلبل کے بال و پر نوچے
ہے کیسا ظالم و بیدرد الامان صیاد

ہے کشن پیاری کی درخواست کشن جی سے یہی
نہ آنے پائے کبھی قرب بوستان صیاد

جو دل قتیل بفیۂ یار ماہرو ہو جائے
شب بلا اسے گیسوئے مشکبو ہو جائے

جو آپ تیغ لئے ہین مین منہ چھپائے ہوئے
بس ایک وار ہی مین خون آرزو ہو جائے

مین شمع رو پہ جلا خوب سب کے پروانہ
مٹے ہوؤن مین نہ کیون میری آبرو ہو جائے

مین سمجھون جاگ اٹھا میرا بخت خوابیدہ
جو تمکو مجھ سے تمنّا ہے گفتگو ہو جائے

یہی دعا ہے الٰہی سے کشن پیاری کی
یہ زندگی بسر اب با صد آبرو ہو جائے

دیباچہ

کئی سخن شناس احباب اور میرے والد کے قدردان اصحاب نے اکثر مجھسے اور میرے چچازاد بھائی منور صاحب سے اُنکے کلام کی فرمائش کی مگر میرے پاس اس قسم کا کوئی مجموعہ نہ تھا جس مین والد مرحوم کا ہر قسم کا کلام ہو۔ البتہ میرے پاس کچھ کتابین اُنکی طبع کی ہوئی موجود تھین مین اُن ہی کو نذر کر کے اکتفا کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اب کوئی کتاب بھی باقی نہ رہی۔ منور صاحب نے بھی تمنا صاحب کی نظمون کے انتخابات دستی لکھکر اُن اصحاب کو روانہ کئے جو ہند و اُردو شاعرون کے کلام یکجا کر رہے ہین اُنکے واسطے یہ کام کسقدر اہم تھا کیونکہ اُنکی مصروفات بھی کچھ کم نہین ہین۔ اس مرتبہ جب وہ دہلی سے تشریف لائے تو اُنھون نے مجھسے یہ ہدایت کی کہ کچھ چیدہ کلام اور مختصر سوانح عمری والد مرحوم کی لکھکر دو تین جگہ روانہ کر دو۔ ایک ماہ کی محنت کے بعد چند اوراق تیار ہوئے مگر اُنکو نقل کر کے اور کئی کاپیان بنا کر روانہ کرنا امر محال ہو گیا۔ بابو گنپت سہائے سریواستو ایم۔ اے (ریسرچ اسکالر اُردو ڈیپارٹمنٹ الہ آباد یونیورسٹی) کا نام اوّل تھا جنکو یہ اوراق بھیجنا تھے۔ اسلئے مین نے اُنکو لکھا کہ مین نے مشکل سے ایک کاپی تیار کی ہے مین اس شرط سے بھیج سکتا ہون کہ آپ اُسے واپس کر دین کیونکہ میرا ارادہ اب یہ ہو رہا ہے کہ اسے طبع کرا لون۔ اُنکی تحریر سے یہ ظاہر ہوا کہ اُنھین ابھی جلدی نہین ہے اور وہ طبع شدہ کلام کو ترجیح دینگے مین نے اس کو اُنکی ایک قسم کی ہند یا نا فرمائش سمجھ کر اپنے ارادے کو مصمم کر لیا اور مین نے بڑے دن کی تعطیل مین مختصر سرگذشت اور چیدہ کلام کو مرتب کر کے طبع کرا دیا آپکے دو تذکرے آپکی زندگی مین شائع ہو چکے تھے۔ ایک سنہ ۱۹۲۱ء مین نثر مین بابو لال بہاری صاحب بہار نے حسب اجازت تمنا صاحب مرتب کیا تھا اور دوسرا آپ نے خود نظم یکقافیہ مین سنہ ۱۹۲۹ء مین شائع کیا۔ یہ دونون سرگذشت مطبع تمنائی مین طبع ہو چکی تھین ایک مختصر سوانح عمری بعنوان سرگذشت تمنائی والد صاحب کے انتقال کے بعد میری لکھی ہوئی اودھ اخبار مین شائع ہوئی۔ اُسی کی نقل رسالہ زمانہ کے جولائی نمبر سنہ ۱۹۳۲ء مین شائع ہوئی۔ یہ حال جو ان اوراق مین درج ہے اُسی سرگذشت کی بنا پر لکھا گیا ہے امید ہے کہ احباب ان اوراق مین فروگذاشتون کو میری غلطیان تصور کر کے والد مرحوم کے کلام کی پوری داد دین گے

تذکرۂ تمنّا

آپ کا نام منشی رام سہاے تخلص تمنّا آپ کی اُستاد فرحت صاحب کا رکھا ہوا تھا جو تمنّا صاحب کے ماموں بھی تھے ـ آپ کے مورث اعلےٰ دہلی کے رہنے والے تھے ـ نادر شاہ کی لوٹ کے بعد لکھنؤ مین آباد ہوئے ـ تمنّا صاحب کے پردادا منشی اُودے راج مطلع اور دادا منشی الہٰی پرشاد شعاعی فارسی کے اعلےٰ طبقہ کے شاعر تھے ـ شعاعی صاحب نثّار بھی تھے آپ کی قلمی کتاب رقعات شعاعی آپ کی علمیت کا پتہ دیتی ہے ـ دونون اصحاب کے فارسی غزلون مین سے صرف مقطع ہدیہ ناظرین ہے

ای مطلع گر کلام تو شوریدہ است لیک ـــ در مدحت خدیو جہان ہر سخن نکو

جہان، در خواہش دنیا و دون ست ـــ شعاعی را تمنّا مے تو باشد

تمنّا صاحب غدر سے تین برس پہلے یعنی سنہ ۱۸۵۴ء مین پیدا ہوئے ـ آپ کی تعلیم شروع مین پُرانے طریقون سے مکتبون مین ہوئی ـ آپ خود اپنی لکھی ہوئی سرگذشت تمنّا مین فرماتے ہین ؎

اپنی ہی زبان سے یہ بیان اپنا ہے ـــ کچھ قصہ مختصر عیان اپنا ہے

پھر ہکقافیہ مین سرگذشت شروع کی ہے جسکے پہلے اشعار یہ ہین ـ

حال کیا اپنا لکھین نظم مین حیران ہم ہین ـــ نہ تو گویائی کی طاقت نہ زباندان ہم ہین

پہلے ہم کیا تھے پھر اس دہر مین آکر ہوے کیا ـــ اب نہ عابد ہین نہ عاقل ہین نہ ذیشان ہم ہین

رنج و راحت کا جو سامان یہ نظر کرتے ہین ـــ چمن دہر مین خندان کبھی گریان ہم ہین

ہے اگر نامۂ اعمال ہمارا ہی سیاہ ـــ سُرخ رو کب صفت لعل بدخشان ہم ہین

فارسی تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم آپ نے مشن اسکول مین حاصل کی ـ آپ فرماتے ہین

لکھنے پڑھنے کا رہا سلسلہ جاری کچھ روز ـــ سب سمجھے بس فارسی دان و عربی خوان ہم ہین

مشن اسکولون کی تعلیم مین انجیل پڑھی ـــ اپنی حد سے نہ ٹلے صاحب ایمان ہم ہین

پائی تھی مولوی فرزند علی سے تعلیم ـــ اسلئے قائل تہذیب مسلمان ہم ہین

چونکہ اس زمانہ مین سرکار کو انگریزی دانون کی بہت ضرورت تھی اسلئے آپ کو سولہ برس ہی سے

قبل اودھ کے ڈائرکٹر کے دفتر مین جگہ ملگئی۔ غدر کی تباہی کی بدولت آپ کے سارے خاندان کی بسراوقات حضرت تمنّا ہی کی آمدنی پر تھی۔ اس زمانہ مین گورنمنٹ کی طرف سے گزیٹر یعنے صوبہ کے تواریخی اور اقتصادی جغرافیے تیار ہو رہے تھے تمنّا صاحب اس کام مین مدد دینے کے لئے اپنی کم سنی ہی مین منتخب کئے گئے مسٹر برونگ صاحب اس زمانہ مین اودھ کے ڈائرکٹر تھے اُنکے اور دیگر افسران کے اسناد آپ کی کارگذاری کے شاہد ہین۔ سررشتہ تعلیم کی طرف سے اُردو مین ایک گزٹ بھی نکالا گیا جس کی ایڈیٹری بھی آپ کے سپرد کی گئی اس گزٹ کو آپ قریب ستائیس برس تک نکالتے رہے۔ ان مشغلون کے ساتھ تمنا صاحب نے نجی حیثیت سے شعروسخن کا مشغلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کو شاعری کا خاص شوق تھا۔ اپنی نظمون کی اصلاح زیادہ تر آپ اپنے ماموں منشی شنکر دیال صاحب فرحت سے لیا کرتے تھے اس زمانہ مین کئی اور بزرگ بھی اُستادانہ قابلیت رکھتے تھے جن سے تمنّا صاحب کو کافی فیض حاصل ہوا۔ آپ کی غزلونکی تعداد کافی ہے۔ آپ خود اپنے رسالۂ دربار مین جو آپ نے پنشن پانے کے بعد جاری کیا تھا تحریر فرماتے ہین "واضح رہے کہ میرا زیادہ تر کلام ایسا ہے جو تاریخی واقعات مثنوی مسدس مخمس رباعیات اور دیگر مختلف مضامین اخلاقی و مذہبی وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ غزلین کسی خاص موقع پر لکھنا پڑی ہین تاہم اگر کل غزلیات فراہم ہوسکین تو انکی بھی ایک کافی تعداد ہوسکتی ہے"

پھر اپنے تذکرہ نظم مین فرماتے ہین۔

تذکرے لکھے لکھین غزلین قصیدے لکھے ۔۔۔ اپنے منھ سے کہین کیون صاحب دیوان ہم ہین

چونکہ اس زمانے مین علم کی اشاعت کی بڑی ضرورت تھی اور آپ سرکاری ملازم تھے۔ اسلئے آپ نے اپنے والد کی نگرانی مین تمنائی پریس جاری کیا۔ اور "اخبار تمنائی" نکالا آپ کے بھائی منشی دوارکا پرشاد اُفق نے نظم اخبار جاری کیا جو شروع سے آخر تک نظم مین ہوتا تھا۔ یہ اخبار بھی تمنائی پریس مین چھپتا تھا۔ افضل التواریخ اور اشرف التواریخ شاہان اودھ کی مکمل تواریخین بھی اسی پریس مین چھپین۔ اُردو زبان مین ہندو مذہبی کتابونکی بہت ضرورت تھی

اسلئے حضرت تمنا نے قریب دو سو کتابین تصنیف کین جن مین کئی قسم کی رامائینن بھجن ستئین اپن
وغیرہ شامل ہین۔ ان مین سیتا پرتیاگ قابل تحسین ہے۔ چند اشعار اس کتاب سے بھی چیدہ کلام
کے ساتھ درج ہین۔ آپ کو درسی کتابین لکھنے مین بھی سہولت تھی۔ لہذا آپ نے کئی کتابین مثلاً
مضامین اخلاقی ضروریات ہند۔ رسالہ خط شکست۔ رسالہ خطوط نویسی۔ نظم ریڈر وغیرہ
تصنیف کین رسالہ خط شکست اسکولون مین کتاب کی شکل مین سب سے پہلے آپ ہی نے
پیش کیا چنانچہ آپکا رسالہ خط شکست بہت عرصہ تک اسکولون مین جاری رہا مضامین
اخلاقی آپ نے جب آپ حیدرآباد دکن تشریف لیگئے تھے نظام الملک میر محبوب علیخان صاحب
کو پیشکش کی تھی (نقل سند دکن جو درج ذیل ہے ملاحظہ ہو) درسی کتابون کے علاوہ آپنے
کئی قصے نظم مین شائع کئے۔ شیکسپیئر کے رومیو جولیت کا قصہ یعنے گلزار فرنگ تونبی باز کا
قصہ سلک گوہر وغیرہ شایع ہوئے۔ سلک گوہر سے چند اشعار چیدہ کلام کے ساتھ درج
کئے گئے ہین۔ اس زمانہ مین اسکولون مین اردو ڈکشنری کی بڑی ضرورت تھی حضرت افق
اور آپ نے ملکر ایک اردو لغت اسکول ڈکشنری کے نام سے شائع کی جو بہت مقبول ہوئی اپنی
ڈپٹی انسپکٹری بنارس کے زمانہ مین آپ نے ضلع اوناؤ کے برہمن عالمون کی صحبت مین
ہندی مین کافی مہارت پیدا کرلی اور ہندی مین بھی کئی کتابین نظم مین شائع کین۔ زمانہ حال
مین پنڈت رادھے شیام کی رامائن کا طرز خاص طور پر کتھا باچکون کو مرغوب تھا۔ پنڈت جی موصوف
نے اپنے طرز مین ایک کتاب لکھنے کے لئے تمنا صاحب سے فرمائش کی۔ چنانچہ آپ نے دھرو
چرترا اسی طرز مین لکھ ڈالا۔ اس زمانے مین ہندی شاعری کا چرچا گھر مین بہت مرغوب ہوا۔
ایک کتاب سداما چرتر آپ کے پوتے بابو شنکر سہاے جو تستی ایڈوکیٹ نے بھی لکھ ڈالی۔ یہ
دونون کتابین پنڈت جی ہی کے مطبع سے شائع ہوئین۔ ہندی شاعری کے سلسلے مین بھارت
دھرم مہا منڈل کیطرف سے آپ کو کوی بھوشن کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے رباعیات عمر خیام کا
بھی ترجمہ نظم مین کیا جو نولکشور صاحب کے مطبع مین طبع ہونے والا تھا مگر کسی وجہ سے وہ

شایع نہ ہو سکا۔ آپ کی بی بی بھی ہندی مین شاعری کرتی تھین کشن پیاری کے نام سے آپکی کئی تصنیفات شایع ہوئیں۔ یہ فن موسیقی مین ماہر تھین اسلیئے آپ کی ہندی گانے اور بھجن کی کتابین بہت مقبول ہوئین۔ علاوہ راماین کے آپ نے شیامائین کے نام سے کرشن جی کے حالات ہندی شاعری مین قلمبند کرکے شایع کیئے۔ شادی کے وقت تمنا صاحب کی عمر دس برس اور آپ کی بی بی کی عمر آٹھ برس کی تھی۔ دونون نے مرتے وقت تک ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑا اور تمنا صاحب کے انتقال کے پچیس دن بعد آپ بھی جسم خاکی چھوڑ کر سورگ مین آپ سے جا ملین۔

تمنا صاحب کے نظم کی خصوصیات۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے زیادہ تر کلام مین خدا پرستی کی جھلک موجود ہے۔ آپ خود اپنی سرگذشت تمنا مین ٹائٹل پیج پر تحریر فرماتے ہین۔

یہ سرگذشت گلستان زندگانی ہے
یہ شاخ کلک تمنا کی گل فشانی ہے
کلام حق کو ہمیشہ قیام رہتا ہے
خدا تو باقی ہے دنیا اگرچہ فانی ہے
خزان جو آئے ہو موسم بہار کا رخصت
جو پیری آئے نہ طفلی نہ پھر جوانی ہے
سرائے دہر کو سمجھے نہ اپنا گھر کوئی
کہان کسی کو ملی عمر جاودانی ہے

اکثر اشعار مین یہی بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً

یاد حق کرنے کو انسان کا جو قالب پایا
پھر بھی ہم وضع کو اپنی نہ نبھائین کیونکر
اے تمنا جو ہو سکے ممکن
نہ کرو تم عذاب کی باتین
چاہیے روزے سے غرض ہو کہ ہو فکر نماز
ہے مگر ضد کہ مسلمان بنے بیٹھے ہین
کیا وہ ہندو ہین نہ جو رام کو مانین اوتار
پھر بھی رشیون ہی کی سنتان بنے بیٹھے ہین

علاوہ مذہبی جھلک کے اخلاقی تعلیم کی کوشش بھی موجود ہے نصیحت آمیز کلام سے نظمین پر ہین مثلاً۔ تمنا شاعری تیری جو اخلاقی ہو بہتر ہی! نہین مطلب کہ شہرت مثل جامی و نظامی ہو

اسی دنیا مین ملجاتا ہے ثمرہ اہل دنیا کو
دروغ و راستی کا۔ نیک و بد کا حق و باطل کا
تمنا کا کلام عاشقانہ باغ خوبی ہے
کہ اس گلشن مین بھی بوئے نصیحت آہی جاتی ہے

نصیحت سے زنہار خالی نہین ہے — بیان تمنا - کلام تمنا

زبان عام فہم - بامحاورہ روزمرہ بول چال کی ہے مثلاً -

کہان چلے - ابھی ٹھہرو - ذرا سُنو تو سہی — ہمارا حال بھی بہر خدا سُنو تو سہی
ذرا بتاؤ تو تم کیون خفا سے رہتے ہو — ہوئی ہے کون سی ہم سے خطا سُنو تو سہی

الفاظ کا لطف بھی ثبت کیا گیا ہے - مثلاً

جب اہل ضرورت آب تر کو ترسے — بمبے کچھ دیر سِنکے بادل برسے
جب بج گئے دس تو تشنہ لب بول اُٹھے — اِس چاہ سے چاہ کو نکالا گھر سے

شاعرانہ لطافت یعنی Poetic Touches بھی کافی طور سے پائے جاتے ہین

سُرخی ترے لبون پہ نہین برگ پان کی — رنگت یہ دلربا ہے شفق آسمان کی
کانٹون کی خلش کا ڈر نہین ہے — گلشن مین خزان کا گھر نہین ہے
کیلے بھی نہین کہین اکیلے — البیلے بسے ہوئے ہین بیلے
تیغ ابرو سے دیکھکر تیزی — سینہ عاشق کا کب سپر نہ ہوا
دکھاتی ہے تماشا آنکھون کو شان قدرت — آتش مین شعلہ ہوکر دریا مین آب ہوکر

محاورات کا استعمال تو تمنا صاحب ہی کا حصہ سمجھئے -

پتے نہین بے پتے کی کہتے — ہل جل کے سب نہال رہتے
ہے کبک دری کی چال مرغوب — پھرتے ہین ہرن بھی چوکڑی خوب
وہ اونچا ہوا اُدھر کٹی ہاتھ — اندھے کے بٹیر لگ گئی ہاتھ
بلی کے جو بھاگون چھینکا ٹوٹا — بے سر جمون نے مال مفت لوٹا
گوہر کی مثال تھی مئے مفت — قاضی کو حلال تھی مئے مفت
گردون پہ تمنا جوہری ناکام — موتی آندھی کے ہو گئے آم

آپ کا فارسی کا کلام بھی اعلے پایہ کا ہے آپ کے والد مرحوم کی وفات کی تاریخ کے دو آخری

اشعار درج ہین۔

چون تمنّا را جدائی پدر گردید شاق | گفت با صد درد و غم واحسرتا واحسرتا
اے تمنّا سال تاریخ وفاتش کن رقم | منشی پورن چند صاحب رفت ازین دار فنا

رُباعیات عمر خیام کا ترجمہ اُردو نظم مین کیا ہے رُباعیون کے ترجمے ہدیۂ ناظرین کیے گئے ہین [illegible]۔
آپ نثار بھی تھے شاید نظم کی کتابون سے زیادہ نثر کی کتابین طبع ہوئی ہین۔ شاہان اودھ
کی تاریخ موسومہ احسن التواریخ و افضل التواریخ۔ مضامین اخلاقی وغیرہ قابل قدر ہین۔
بعد مین آپ نے ظرافت کے بھی کئی مضامین لکھے ہین۔ مثلاً طائرون کی کنفرنس۔ ظریفون کی
کنفرنس۔ وغیرہ۔

منوّر صاحب لکھنوی تمنّا صاحب کی شاعری کے متعلق اپنے مضمون "حضرت تمنّا کی شاعری پر
ایک فلسفانہ نگاہ" مین تحریر فرماتے ہین۔

"جناب تمنّا صاحب کی زندگی کے ابتدائی حصہ سے لیکر یعنی جس روز سے آپنے ہوش
سنبھالا۔ انکی زندگی کے اختتام تک ایک غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ وہ فطرت سے
ایک خداپرست۔ اخلاق پسند اور پاکیزہ طینت لیکر پیدا ہوئے تھے۔ انکے دل کا دامن اُس
قسم کی رنگینیون سے ہمیشہ دُور رہا جو اپنی عارضی دلفریبی سے مسحور کرکے قدرتی سادگی سے
دُور ہٹا دیتی ہین اور جس کے سبب سے وہ قریبی تعلق جو اُسکے اور قادر قدرت کے درمیان
قائم ہے شکست ہوجاتا ہے۔"

بعض اوقات ہم لوگون کا یہ خیال ہوتا تھا کہ تمنّا صاحب الہامی نظر رکھتے تھے اکثر آپ ہونیوالے
واقعات نظم کر دیتے تھے۔ آپ کو اپنی وفات کے وقت کا اندازہ تھا ایک مہینہ اپنے انتقال
سے قبل اس کمترین کو ایک شش و پنج کے عالم مین اپنا کتب خانہ سونپ دیا اور کتابون کو حفاظت
سے رکھنے کی تاکید کی۔ زمانہ کی تبدیلی کی روش اپنی کتاب قیصر سبھا مین تحریر فرماتے ہین۔

نقل کیا اصل کی تصویر دکھا دون تو سہی | کوٹ پتلون زمانے کو پنہا دون تو سہی

آگیا بیتال کا نیرنگ دکھادون تو سہی | ہند کے منھ سے چرٹ آگے لگادون تو سہی
نام سے جنکے جو کرتے ہین بظاہر نفرت | جام مین انگو برانڈی کا پلادون تو سہی
شوق تقلید کا چندے جو رہا جوش و خروش | نیچری سارے زمانے کو بنادون تو سہی

دو ماہ قبل از وفات آپ نے ایک غزل یکم مارچ ۱۹۲۲ء کے دربار مین شایع کی جس سے اُن کی الہامی نظر کا پتہ چلتا ہے۔

اب نہ باقی ہے جوانی نہ لڑکپن اپنا | غنچہ ساں پیری مین کھلا گیا گلشن اپنا
نام رکھ لون مین ابھی زندہ جاوید اپنا | نام بدنام نہو گر پس مردن اپنا
کیون نہ سب جامۂ ہستی کو بھی تبدیل کرین | جب زمانے نے بدل ڈالا ہے فیشن اپنا
اُڑتا ہے ابلق ایام ہوا پر جب سے | اس سواری پہ تو جمتا نہین آسن اپنا
بال بچے رہین خوش یہ ہی دعا ہے حق سے | اسے تمنا رہے آباد یہ مسکن اپنا

آپ اپنی شہرت کے خواہان نہ تھے مشاعرون وغیرہ مین کم جاتے تھے۔ دیگر شاعرون کے مانند شاگرد نہین بنائے البتہ اکثر غزلیات کی اصلاح کر دیتے تھے۔ دیگر اصلاح سے غزلین رسالہ بہار درج ہونے کیلئے آیا کرتی تھین جو بعد اصلاح طبع ہوتی تھین۔ آپ کے اشعار سے جو آپ نے اپنی سرگذشت مین تحریر فرمائے ہین اور اوپر درج ہو چکے ہین۔ آپکا انکسار ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کو ایک صدمہ عظیم اُٹھانا پڑا۔ آپ کے بڑے ہونہار صاحبزادے یعنے پروفیسر سیتلا سہائے بی۔ ایس۔ سی۔ و فرسٹ ڈی۔ اس۔ سی کا انتقال صرف ۲۲ برس کی عمر مین ہو گیا۔ آپ کے دو صاحبزادے ڈاکٹر لکشمی سہائے اور ڈاکٹر گوری سہائے اور چار پوتے بابو سورج سہائے وکیل۔ بابو شنکر سہائے وکیل و جوتشی فرزند پروفیسر سیتلا سہائے صاحب اور بابو ہری ہر سہائے ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ فرزند ڈاکٹر گوری سہائے اور ڈاکٹر رگھبیر سہائے بی۔ اے۔ گریجویٹ ہومیوپیتھی فرزند ڈاکٹر لکشمی سہائے تمنا صاحب کے چراغ خاندان کو روشن کر رہے ہین۔ اُردو شاعری کے سلسلہ مین خاندان مین صرف

منورؔ صاحب فرزند اُفق صاحب (برادر تمناؔ صاحب) اب علم بردار ہیں۔ آیندہ کا خدا حافظ
تمناؔ صاحب کی وفات سنہ ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ گوری سہائے

نقل سند

بندگان عالی متعالی میر محبوب علیخان نظام الملک آصف جاہ تصدیق کردہ مے شود کہ
رائے رام سہائے المتخلص بہ تمناؔ ساکن نوبستہ شہر لکھنؤ کایستھ سکسینہ۔ اکونٹنٹ سررشتہ تعلیم
صوبۂ اودھ و اڈیٹر اخبار سررشتۂ تعلیم صوبۂ مسطور کہ درین روز با لحصول رخصت وارد
ریاست فرخندہ بنیاد حیدرآباد شدہ بودند بتاریخ ۲۴ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۰ھ بوساطت
این اضعف العباد کشن پرشاد در حویلی افضل محل شرف باریافت از ملازمت سراسر
سعادت حضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ عز امتیاز یافتند و کتاب مضامین اخلاق
پیشکش نمودہ یک غزل اُردو بہ سمع شریف رسانیدند حکم عطاے سرٹیفکیٹ ملحق جفیہ بہ دیوانی
صادر شد چنانچہ نواب بشیر الدولہ اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر در شکارگاہ سرورنگر
باستصواب این راقم بتاریخ ۴ ذی الحجہ یادفرمائی رائے مسطور نمودہ سرٹیفکیٹ مرصع بدست
مبارک خود بہ سر رائے مسطور بستہ بہ سرفرازی تمام ہمکلام شدند و اکثر امرائے ذی قدر
و صاحبان برادری از ملاقات رائے مسطور محظوظ شدہ از لیاقت و اخلاق مسرور گشتند
چہارم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ دستخط و مُہر راجہ کشن پرشاد صاحب پیشکار بہادر
محبوب نواز دست مقام حیدرآباد دکن

تاریخ سال وفات عم گرامی جناب منشی رام سہائے صاحب تمناؔ لکھنوی
از برادرزادہ منورؔ لکھنوی

زندگی دے گئی دھوکا آخر — ہے تماشا یہ تماشا آخر
جان دی ہمنے بہت دنیا پر — کیا ملا اس کا نتیجا آخر
خواہ کتنا بھی ہو پانی اس میں — سوکھ جاتا ہے یہ دریا آخر

میرے عمو ی گرامی پایہ
چلدیئے چھوڑ کے دنیا آخر

خاندان میں نہیں اب کوئی بزرگ
کیوں نہ غمگین ہوں اعزا آخر

جان لیوا ہوا فالج کا مرض
ہوئے خاموش لب گویا آخر

نہ ہوا اِن سے نہ انگیز ہوا
رحلت خویش کا صدمہ آخر

اب کہاں شعر و سخن کے چرچے
ہوگیا خاتمہ اس کا آخر

پریم بہار رام سے تھے رام سہائے
بن گئی آپ کی عقبےٰ آخر

کرشن بھگتی میں تھے یکتا اوّل
کرشن بھگتی میں تھے یکتا آخر

کیوں رقم میں نہ کروں سالِ وفات
یہ بھی اک فرض ہے میرا آخر

فکر کی جب تو سن بکرم میں
سالِ غم ہوگیا پیدا آخر

مادہ حسن کے ہیٔ فوق رشے اجل
ہوگیا خون تمنا آخر

۱۹۸۹ بکرمیت

تاریخ وفات تمنا صاحب از منشی ماتا پرشاد صاحب نیسان مرحوم لکھنوی

چل بسے میرے بڑے بھائی جو مجھکو چھوڑ کر
پارہ پارہ ہوگیا ہی دل جگر ہی پاش پاش

خون کے آنسو رواں رہتے ہیں چشم زار سے
میرے حق میں تھا صاحب صدمہ ہوا یہ دلخراش

کیوں یہ میں صدمہ اُٹھاتا کیوں میں روتا زار زار
اُنکے مرنے ہی سے پہلے میری موت آجاتی کاش

تیغ غم سے سر الم کا ہوگیا فوراً قلم
کی دل غمگیں نے جب اعدا و فرقت کی تلاش

میرے کانوں میں صدا آئی یہ بام عرش سے
سُرگ میں آکر تمنا ہوگئے بیکنٹھ باش

۱۹۳۲ء

تاریخ وفات تمنا صاحب و اہلیہ تمنا صاحب از شنکر سہائے نبیرہ تمنا صاحب

ظالم فلک نے چھینے یکساں دم بزرگ دونوں
لیکن کوئی کرے کیا مرضی تھی یہ خدا کی

شنکر یہ سال رحلت لکھ سن عیسوی میں
قاتل صفت ہے سمبت اُنیس سو نواسی

۱۹۳۲ء مطابق سمبت اُنیس سو نواسی بکرمی

انتخاب از غزلیات

تھا حسین کون میرے ماہ لقا سے پہلے
کب خدائی ہوئی پیدا ہے خدا سے پہلے

کام نکلے گا مسیحا نہ دوا سے پہلے
سیر ہون شربت دیدار کے پیاسے پہلے

جینے والون کا بھی دعوے یہ نہین بیجا ہے
کہ وہ پیدا ہوئے دنیا مین قضا سے پہلے

میرے پاس آنے کی جرأت تمھین کیسے ہوگی
لو اجازت تو ذرا شرم و حیا سے پہلے

پھر کبھی فیصلہ وصل تمنا ہوگا
سامنے آؤ ذرا ناز و ادا سے پہلے

ظاہر ہوئے ہر چمن مین تم آفتاب ہوکر
ہر باغ مین عیان ہو رنگ گلاب ہوکر

باتین بنا رہا ہے ہر ایک انجمن مین
کوئی سوال ہوکر کوئی جواب ہوکر

وہ یار مست میرا ہر رنگ سے ہے ظاہر
آنکھون مین نشہ ہوکر خم مین شراب ہوکر

دکھلائی ہی تماشا آنکھون کو شان قدرت
آتش مین شعلہ ہوکر دریا مین آب ہوکر

اس ہستی دو روزہ کی کچھ نہین ہے ہستی
بنکر بگڑ رہا ہے انسان حباب ہوکر

انسان کے فعل ہی تو اچھے برے بنے ہین
کوئی ثواب ہوکر کوئی عذاب ہوکر

اپنی یہی تمنا ہے آپ سے تمنا
میری نظر کے آگے رہئیے کتاب ہوکر

پردے مین کیون نہان ہو شرم و حجاب ہوکر
آجاؤ سامنے بھی تم بے نقاب ہوکر

افسوس ہے ذرا بھی باتین نہ کرنے پائے
دربار مین تمھارے ہم باریاب ہوکر

سچ کہئے ایسی آمد کس کام کی ہے آمد
آنکھون مین میری آئے بھی تم تو خواب ہوکر

دکھلا رہی ہے آنکھون کو شکل یاس وحشت
دل پر ہمارے غالب انکا عتاب ہوکر

انسان کو کیون سرا ہے دنیا مین اے تمنا
ٹکنے کی ہے تمنا پا در رکاب ہوکر

آ کے دنیا مین سوے ملک عدم
کون آمادۂ سفر نہ ہوا

دیکھکر اضطراب عاشق زار
بے خبر وہ ذرا خبر نہ ہوا

کیسا پردہ نشین ہے وہ کہ کبھی — چشم آسا تو نظر نہ ہوا

یہی بلبل ہوس کی تھی دل سے تمنا — وہ جو گل چمن میں ملتا تو گلے کا ہار ہوتا
پئے وصل میں نے چھیڑا تو وہ مثل تیغ چمکے — جو یہ دل لگی نہ ہوتی تو نہ مجھ پہ وار ہوتا
جو نہ اہل خلق مرتے مرے حسن دلربا پر — نہ کسی کی قبر بنتی نہ کہیں مزار ہوتا
جو نہ ہوتے ایسے تمنا تری قدر کرنیوالے — بھلا خیل شاعران میں ترا کب شمار ہوتا

ہیں رسا آپ کے در تک مری آہیں کیونکر — نشر مگین جو ہے لڑیں اس سے نگاہیں کیونکر
راستہ انکو ہے معلوم جو ہیں اہل نظر — گھر میں جو ہیں نظر آئیں انھیں راہیں کیونکر
یاد حق کرنے کو انسان کا جو قالب پایا — پھر بھی ہم وضع کو اپنی نہ نبھاہیں کیونکر

نقد امید کے دنیا میں طلبگار ہیں سب — بے خبر کون ہے مطلب سے خبردار ہیں سب
جس طرف آنکھ اٹھائی ہے اسی کا جلوہ — شاہد قدرت صانع گل و گلزار ہیں سب

پردہ تو ہے کچھ اور حیا اور ہی کچھ ہے — آئینہ عصمت کی جلا اور ہی کچھ ہے
شکل صنم مہر لقا اور ہی کچھ ہے — انسان یہ نہیں شان خدا اور ہی کچھ ہے
منظور نہیں باغ جہاں کی بھی مجھے سیر — کوچے کی تری آب و ہوا اور ہی کچھ ہے

شعلہ بڑھا کے اپنا ہوئی نوربار شمع — بزم گدا و شہ میں ہوئی نامدار شمع
بنجائے کس طرح نہ وقار مزار شمع — مٹی پہ عاشقوں کے ہوئی اشکبار شمع
سرو چمن ہے یا قد رعنائے یار شمع — ہر رنگ سے عیاں ہی جہاں کی بہار شمع

دین و ایمان جان و دل سب ہو گئے نذر جفا تو — اب طلب کرتے ہیں کیا اس عاشق مضطر سے آپ
حال دل کہتا جو آنکھیں چار ہو جاتی کہیں — کیا کہوں باہر نکلتے ہی نہیں اندر سے آپ

کھو کے دین اپنا جو نادان بنے بیٹھے ہیں — کیسے انسان ہیں کہ حیوان بنے بیٹھے ہیں
گھر سے باہر جو نکلتے نہیں بزدل بنکر — اپنے محلوں ہی کے دربان بنے بیٹھے ہیں

رنج و غم و محن ہے کیا یاد گلبدن میں — بلبل بھی نالہ زن ہو خاک اڑتی ہی چمن میں

دل پھنسانے کو پھندے ہین زلفِ پُرشکن مین
انداز ہین نرالے اُس بُت کے بانکپن مین

دم مین نہین ہے ہان ہے پھر ہان مین ہان کہان ہے
پیمان شکن زبان ہے اُس یار کے دہن مین

راہبر ہو ضعف پھر عاشقِ بیدل کہان
جو مسافر تھک گیا اُسکو ملے منزل کہان

شوقِ نظارہ یہان تک بڑھ گیا ہے وقتِ نزع
روحِ بسمل تکتی ہے رُخِ قاتل کہان

چین دم بھر بھی فراقِ بتِ دلبر مین نہین
چرخِ گردان مری صورت چکر مین نہین

خاصہ رحم کا جلاّد ستمگر مین نہین
فکر بیتابیِ بسمل دلِ نشتر مین نہین

کاٹ جو تیر بھی نظر مین ہے وہ خنجر مین نہین
یار کے دل مین جو سختی ہے وہ پتھر مین نہین

دمِ نظارہ جھپک جاے نہ کیون چشمِ فلک
تیرے رُخ کی سی چمک مہرِ منور مین نہین

کعبے مین بتکدے مین دونون خدا کو ڈھونڈین
ناحق کی ہے عداوت پھر شیخ و برہمن مین

عاشق کا وہ جنازہ خوش ہو کے دیکھتے ہین
پھولا نہین سماتا مُردہ بھی اب کفن مین

عیان ہے باغِ جہان مین فلک کی نیرنگی
چمن مین گُل تھا جو پہلے اُسکو خار کیا

ہُوا مین عاشق جو اُس حسین کا تو ہے حال ابتر دلِ حزین کا
نہ دھیان دُنیا کا ہے نہ دین کا - کہان اب مین رہ گیا کہین کا
فروغ ہے زُلفِ عنبرین کا - عروج ہے چشمِ سُرمگین کا
ہے شہرہ جس کے رُخِ حسین کا - ہُوا مین شیدا اُسی حسین کا
ظفر کا عاشق دلِ حزین ہے - مگر وہ اب تک عیان نہین ہے
تصوّرِ وصل کا بھلا کہین ہے - جہان نہ ہو دخل خوردبین کا
ہے دل سے گو فکرِ وصلِ جانان - مگر نکلتا نہین ہے ارمان
اِدھر تو وردِ زبان ہے ہان ہان - اُدھر سے غُل ہے نہین نہین کا

جب نظر ہی کو نہین ہے شوقِ دید
اپنی صورت وہ نہین دکھلائین کیا

یار خود قائل ہوا ہے عشق کی تاثیر کا
خوبیِ تدبیر سے رتبہ بڑھا تقدیر کا

نہ یہ مطیع عنان ہے نہ تازیانے سے زیر
ہمیشہ توسن ایام کو رواں دیکھا

زلف کی طرح جو بل کھائیے گا
ایک دن پیچ میں آجائیے گا

ساتھ ہیں ہم بھی جہاں جائیے گا
سایہ تن سے نہ جدا پائیے گا

دل مرا قبضے میں تیرے آگیا
جو یگانہ تھا وہ بیگانہ ہوا

خزاں آتے ہی پھیکا رنگ ہے گلشن کی محفل کا
چمن کا سرو کا شمشاد کا گل کا عنادل کا

اسی دنیا میں ملجاتا ہے ثمرہ اہل دنیا کو
دروغ و راستی کا نیک و بد کا حق و باطل کا

بقا اصلا نہیں احوال سب کا ہے حباب آسا
صدف کا موج کا غواص کا دریا کا ساحل کا

نہ تو پہلو میں رہا دل نہ طبیعت میں قرار
ساز و سامان ہے عجب بے سر و سامانی کا

کسی نے خدا کو کہا نا خدا ہے
بتوں سے ہوا پار بیڑا کسی کا

تمنا ثنا خواں ہیں کیوں اہل محفل
سنا کیا کلام آج اچھا کسی کا

رہتی ہے روز و شب مجھے رشک قمر کی یاد
آوارۂ وطن کو ہو جس طرح گھر کی یاد

ہے زلف و رخ میں صورت لیل و نہار ربط
نور سحر کو شب کی ہو شب کو سحر کی یاد

بھولا نہیں ہے آتش و ناسخ کو لکھنؤ
دہلی کو ہے جو غالب و ذوق و ظفر کی یاد

دونوں جانب سے ہو الفت تو ہے لطف زندگی
تجھ پہ میں مرتا رہوں تو میرا دیوانہ رہے

بیقراری کی بھی حد ہے کوئی ہمسے پوچھے
مزۂ درد و الم صاحب غم سے پوچھے

مذاق باہمی کی یاد صورت آہی جاتی ہے
وہ ہمکو دیکھتے ہیں جب محبت آہی جاتی ہے

مہمان آپ ہے کس کے یہاں رات کی رات
کہیے تو وصل کی صورت تھی کہاں رات کی رات

شب وصال میں قسمت مری چمک اٹھی
ترے وصال سے روز وصال کی صورت

میں ابتدا سے ترے عشق میں ہوں دیوانہ
ہے ایک حال میں ماضی و حال کی صورت

بتوں سے ہم لو لگا چکے ہیں سب ان کی سختی اٹھا چکے ہیں
ہم اپنے کو خود مٹا چکے ہیں کہ سل پہ شیشہ گرا چکے ہیں

خمارِ دیرینہ جوش پر ہے - پلا دے مے ساقیا کدھر ہے
ہماری بھی تجھکو کچھ خبر ہے کہ ہم بھی محفل مین آ چکے ہین

عجب یہ دنیا کا حال دیکھا - کمال ہی کو زوال دیکھا
انھین کو اب پُر ملال دیکھا - جو پہلے راحت اٹھا چکے ہین

ہے دمِ نظارہ کیا دونون کی یاری آنکھ مین
ہم تمھاری آنکھ مین ہین تم ہماری آنکھ مین

ہجر سے اتنی بڑھی بے اختیاری آنکھ مین
پہلے چشمہ تھا اب اک دریا ہے جاری آنکھ مین

جب کیا ذکر لطفِ سابق کا
بولے یہ تھین سب یہ خواب کی باتین

بیکسون پر تو رحم کھا کر چرخ
چھوڑ دے انقلاب کی باتین

اے تمنا جو ہو سکے ممکن
نہ کرو تم عذاب کی باتین

نہین خالی گُل و بلبل سے دنیا کا چمن کوئی
خدا کی شان ہے - دولھا کوئی ہے دلھن کوئی

جھجکتا ہے جو لینے سلئے سے پاس اسکی کیا جانون
قیامت ہو اگر اس یار کا چھو لے بدن کوئی

نگاہِ غور سے دیکھو جہان مجمع حسینون کا
خدا کے نور سے خالی نہین ہے انجمن کوئی

فنا کے بعد ساتھی ساتھ بس اتنا ہی دیتے ہین
کہ سلوا دے کفن کوئی بلا دے گورکن کوئی

محبت کی نہ جسنے اپنے گھر کی گھر ہوا غارت
نہ بھولے یا خدایا در وطن اہلِ وطن کوئی

تمنا نے جہان تک سیر کی گلزارِ دنیا کی
نہ خالی پایا رنگ و بوئے جانان سے چمن کوئی

غزل معرفت انگیز

خداوندا جہان تو ہی کہون کیا مین کہان تو ہے
ادھر تو ہے ادھر تو ہی یہان تو ہی وہان تو ہے

ہے بلبل تو گُلِ تر تو چمن تو بوستان تو ہے
بہارِ باغ تو ہی بو ہے گل تو باغبان تو ہے

جگر تو سینہ تو ہے قلب تو ہی جسم و جان تو ہے
نظر تو ہی بصر تو ہی دہان تو ہی - زبان تو ہے

دوا تو ہی اثر تو ہے طبیبِ نکتہ دان تو ہے
شفا بخش مریضان - چارہ ساز ناتوان تو ہے

زبان پر گفتگو تقریر مین حسنِ بیان تو ہے
بیان مین ہے اثر تحریر کو کلکِ روان تو ہے

ہے تو دایم۔ ہے تو قایم۔ نشان تو بے نشان تو ہے
ازل تو ہے ابد تو ہے عیان تو ہی نہان تو ہے

فلک پر مہر و مہ تو ابر تو۔ برق تپان تو ہے
ہے تو ہی تیزی آتش۔ ہے شعلہ تو۔ دھوان تو ہے

حسینون مین نزاکت حسن کا اعلیٰ نشان تو ہے
زبان عاشقان پر نالۂ درد و فغان تو ہے

مددگار و معین کودک و پیر و جوان تو ہے
تمنا کا بھی سچا دستگیر و مہربان تو ہے

انتخاب از رباعیات

ظالم کا ظلم خود ہی بنے قہر آسمان
کمزور مین بھی زور ہے سمجھو سمجھ کی بات
بیداد گر کو سوخت کرے آہ بیکسان
نمرود پر غرور کی مچھر نے لی ہے جان

زبان نرم سے بیہودہ گفتگو کیسی
زبان مین نام کو بھی استخوان کا نام نہین
یہ خود کڑی نہین سختی کی اسمین خو کیسی
پھر ایسے گل کو ہے کانٹون کی جستجو کیسی

بہت نہ سر کو اٹھاؤ کہ سر کٹائیگا کون
جو اہل ناز مین ناز انکا بار ہوتا ہے
نہ بات بات پہ روٹھو کہ پھر منائے گا کون
جو بار حد سے بڑھا پھر اسے اٹھائیگا کون

یا رب ترا ظہور ہر اک چیز مین ہے
ہر شے مین ہے عیان تمنا صنعت
قدرت کا اثر ضرور ہر چیز مین ہے
شمع قدرت کا نور ہر چیز مین ہے

یا رب تیرا نہین ہے ثانی کوئی
ٹلنے نہین پاتا اے تمنا ترا حکم
بیمثل جہان۔ جہان کا بانی کوئی
کب کرتا ہے ایسی حکمرانی کوئی

دریا کو صدف صدف کو گوہر بخشا
تیری قدرت ہے کیا تمنا یارب
گلزار کو پھول۔ پھول کو زر بخشا
پتھر کو بھی غیب سے ہے جوہر بخشا

یا رب رزاق بندہ پرور تو ہے
تجھ سے نہین بڑھ کے اے تمنا کوئی
چارہ گر درد و فیض گستر تو ہے
کمتر ہے زمانہ اور برتر تو ہے

ہے دشمن جان خلق اللہ بدی
ان دونون کے وصف مین تمنا ہے قول
نیکی ہے اپنے شرط جانکی بدی
نیکی ہے نیک راہ بد راہ بدی

نیکی کے لئے ہے جسکا دل پا انداز — ہوتا ہے پسند عام اُس کا انداز
نیکی لازم ہے وہ تمنا جس سے — سچ ہو نیکی کن وبد ریا انداز

ہو یادِ خدا سے تو نہ غافل اے دل — حل ہوتی ہے اُس سے اپنی مشکل اے دل
ذات پاکِ خدا تمنا ہے رحیم — بے دل اُس سے نہ تو ہوا سے دل اے دل

اللہ اللہ اہل اسلام کہین — ہندو پرماتما کہین رام کہین
سچ پوچھو اگر تو اے تمنائے حزین — نامی ہے وہ جا ہے جیسا ہم نام کہین

اہل اسلام ہون کہ اہل ہنود — دونون مین تمیز نیک و بد ہے موجود
آپسمین فضول پھر تمنا ہے نفاق — جسمین نہ ہو نفع ہے وہ سودا بے سود

ہم نے مغرورون کو ہر وقت اکڑتے دیکھا — تند خو لوگون کو ہر ایک سے لڑتے دیکھا
جسکی سیدھی ہے روش وہ ہے تمنا محفوظ — جو بنا کرتے ہین اُنکو ہی بگڑتے دیکھا

آنکھ کو آنکھ سے نہ لڑنے دو — جھنڈا بازار مین نہ یہ گڑنے دو
رکھو نذر حسن کو تمنا پنہان — غیرون کی نظر نہ اس پہ پڑنے دو

اِتراؤ نہ شور و شر مچاؤ یارو — دنیا نہ اُٹھاؤ سر پہ دنیا دارو
غفلت کبر و ترک۔ نیک کامونکی ہو فکر — جیت اپنی اسی مین ہے نہ ہمت ہارو

انتخاب دیگر نظمون سے

تصویرین محل مین جا بجا تھین — منظر ہے چشم پر ضیا تھین
بن باس کی سیر کا تھا نقشہ — جا ہے شر و خیر کا تھا نقشہ
ہر دم تھا یہ مشغلہ نظر کو — دکھلاتا تھا نقشہ سفر کو
اس وقت کے تھے مصور ایسے — لکھتے تھے قلم سے منظر ایسے
اب عکس کی بیٹھ ہے ضرورت — تب جمتی تھی دل مین آکے صورت
اب ہائے کمال وہ کہان ہے — کیون صنعت سابقہ نہان ہے

کیون ملتی ہے ہاتھ دستکاری / کیون پانؤ نہین خود کلہاڑی ماری

سیتا نے جو دیکھین یہ تصاویر / بولین شوہر سے ہو کے دلگیر

بن باس کب تھا موقع سیر / مشکل اُس دم تھی جان کی خیر

اب امن کا آگیا زمانہ / اچھا ہے جہان کا کارخانہ

بلبل کو نہین ہے خوف صیاد / ہر غنچہ پربستہ بھی ہے آزاد

کانٹون کی خلش کا ڈر نہین ہے / گلشن مین خزان کا ڈر نہین ہے

کیلے بھی نہین کہین اکیلے / البیلے بسے ہوئے ہین بیلے

نرگس کی بھی آنکھ مین ہے نور اب / حیرانی سے کچھ نہین قصور اب

سنبل مین بھی اب تو بل نہین ہے / الجھن کہین آج کل نہین ہے

ممکن نہین اب ہوا کرے چال / منھ گل کا کرے تھپیڑے سے لال

بلبل کا بھی نغمہ ہے طربناک / دامن گل تر کا اب نہین چاک

حامی جناب کا ہے اقبال / سبزہ بھی نہین ہے ابتو پامال

شبنم بھی نہین ہے ابتو روتی / پھولون مین جڑے ہوئے ہین موتی

پتے نہین بے پتے کی کہتے / مل جل کے سب نہال رہتے

ہین مائل رقص مور ہر سو / کوئل کرتی ہے ہنس کے کوکو

قمری ہے فدائے سرو شمشاد / کہتا ہے پپیہا آفرین باد

ہے کبک دری کی چال مرغوب / بھرتے ہین ہرن بھی چوکڑی خوب

شیر و روباہ ایک ہی ساتھ / پانی پیتے ہین اب تو رگھوناتھ

خرمن پہ نہین ہے بجلی گرتی / ہیکل امان نظر مین پھرتی

منظر ہے عجیب بہر شایق / بیشک ہین یہ دیکھنے کے لایق

مٹی تھا وقار موتیون کا / جنجال تھا ہار موتیون کا

غبارے نے ہوش اُدھر اوڑایا
وہ اونچا ہوا اُدھر گئی ہاتھ
بلّی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا
گوہر کی مثال تھی سے مُفت
کہتے ہین اسی کو سینہ زوری
گردون پہ تھا جوہری ناکام
غبّارہ اُڑا جو بے تحاشا
بیٹھل جو تھا جوہری کے ہمراہ
بولا ہم ساتھ آکے سیکھے
اُلٹا سامان بندھ گیا ہاے
ہمراہی کا لُطف خوب پایا
سودا کیا آپ نے نرالا
کس شان کے آپ جوہری ہین
کیا دیتا جواب پارہ کرچھے
یاد آئی جو ہار کی صفائی
دل تھام کے ہوش مین جو آیا
رکھا نہ مجھے غرض کہین کا
ہم اہل زمین سے ہاے چھوٹے
رہ رہ کے دل اپنا کیون نہ گھبرائے
دکھلایا یہ دن میری خطا نے
ہم مال سے اپنے ہو گئے مات

جیت اُن کی ہوئی جو ہار پایا
اندھے کے بٹیر لگ گئی ہاتھ
بے رحمون نے مال مُفت لُوٹا
قاضی کو حلال تھی مئے مُفت
تھی اونٹ کی نھوڑ سے نھوڑے چوری
موتی آندھی کے ہو گئے آم
دیکھا گھر پھونک کر تماشا
تھا مثل ہوا فقط ہوا خواہ
کوڑھی ڈوپے سنگھاتی ڈھونڈھے
گیہون کے ساتھ گھُن پسا ہاے
غبارے نے ہوش تک اُڑایا
ہے قید اجل سے گلے کا مالا
اُڑنے مین جو صورت پری ہین
اپنی ہی نہ تھی خبر اُسے کچھ
اُڑنے لگی چہرہ پر ہوائی
کہنے لگا کیا ہوا خدایا
مالا ہوا مار آستین کا
تارے سے بکھر فلک سے ٹوٹے
اُلٹی آنتین پڑین گلے ہاے
اُس شیخی کے ہین یہ تین کانے
ہوا ہے شگون کی ہے بات

سودے نے کیا ہے مفت غمناک | کاٹی گئی ہائے چھینکتے ناک
غافل مجھے ڈیوک نے جو پایا | پھوہر کا مال ہنس کے کھایا

غزل - فارسی زبان مین

ہادی راہ شریعت یا ز دنیا دور باش | انچہ باشی باش لیکن عاشق دلدار باش
ہمسر برج عمارت یا سر مینار باش | زیر سقف آسمان تو خاک کوے یار باش
خوب باشد گر تو اہل حشمت و زردار باش | دور لیکن از خودی و نخوت و پندار باش
خندہ زن چون گل کہ مثل بلبل گلزار باش | لیکن از خوف غافل نداے ہوشیار باش
بہر امداد غریب و بیکسان طیار باش | پیش ہمدردان نہ رسوا و ذلیل و خوار باش
اے تمنا ساقی من این نصیحت میکند | از شراب یاد حق تو دائما سرشار باش

قومی نظم

ہے ہند ملک اپنا - پیارا وطن ہمارا | اس مین نہین کسی سے کم علم و فن ہمارا
ہم بھیشم اور ارجن کی نسل سے ہین پیدا | کیونکر مٹے مٹانے سے بانکپن ہمارا
گو سابقہ کمائی غفلت سے ہے گنوائی | گلشن سے کم نہین ہے پھر بھی وطن ہمارا
گو زار ہو گئے ہم پھر بھی ہے زور باقی | ناحق کو نام رکھا نازک بدن ہمارا
غارت عدو کا ہو اب دست دراز یارب | لوٹا گھسوٹا جسنے آکر چمن ہمارا
کب تک کرین شکایت ہم گردش جہان کی | ساتھی نہین نیا ہے چرخ کہن ہمارا
ہم کیون عدو سے سابق سے خوف کھائین یارو | مانے ہوے ہے لوہا ہر سیاتین ہمارا
طاعت گذار ہم تین ایسے کہ رہنما پر | صدقے ہے جان ہماری قربان ہے تن ہمارا
دل سے یہی تمنا ہے حق سے اے تمنا | تازہ رہے ہمیشہ یارب چمن ہمارا

رباعیات عمر خیام

پانچ رباعیان بطور نمونہ درج کیجاتی ہین

ازجملہ رفتگان این راہ دراز — باز آمدہ کوکہ بما گوید راز
زنہار درین سراچہ از روے نیاز — چیزے نگذاری کہ نمی آئی باز

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

اُس منزل دُور کو جو پہنچے جاکر — کچھ راز کہا نہ واپس آکر دم بھر
ہرگز ہرگز سراے فانی مین کبھی — کچھ چیز نہ چھوڑ دو۔ واپس آنا نہین گھر

قطعہ از تمنا صاحب

مرِ جب آدمی پھر اُس سے ملنے کی ہوس کیا ہی — نہ تم ہمدرد ہو جب کے تو وہ پھر درد رس کیا ہے
تمنا بعد مردن واپسی جب غیر ممکن ہے — ضرورت کیا ہی چھوڑے کوئی شی یان پیش و پس کیا ہے
دو بر سر افلاک جہان خاک انداز — مے میخور و گرد خوبرویان مینا ز
چہ جاے عبادت است و چہ جاے نماز — کز جملہ رفتگان یکے نامد باز

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

جا چرخ و جہان کے سر پہ تو ڈالدے خاک — پی بادہ ناب کر حسینون ہی کی تاک
کیا جاے نماز کیا عبادت کا مقام — واپس جو نہ آئے رفتگان غمناک

قطعہ از تمنا صاحب

عبادت کرتے کرتے جان دی ہی لوگون نے دنیا مین — نہ حظ زندگانی بھی اُٹھایا فکر عقبےٰ مین
یہ سب کچھ ہی نتیجہ اس عبادت ہی کا بہتر ہے — تمنا ہی رہے مائل عبادت کی تمنا مین
تاکے ز جفا ہاے تو اے چرخ فلک — از بہر خدا جور کن آہستہ ترک
من سوختہ ام تمام و ہر لحظہ تو نیز — بر سوختہ چرا کنی سودہ نمک

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

کب تک یہ رہین گے ظلم اے چرخ فلک | الم کر سختی ہے را کلیجہ گیا پک
مین بالکل مٹ گیا ہون صرف دم تو کیون | مجھ سوختہ جسم پر چھڑکتا ہے نمک

قطعہ از تمنا صاحب

اے فلک مارا ہوا تیرا نہین جی سکتا | اُٹھ کے پانی بھی نہین بل کے کبھی پی سکتا
تیغ گردون کا عجب کاٹ تمنا دیکھا | دہن زخم کو کوئی بھی نہین سی سکتا
از آتش آخرت نمے داری باک | در آب ندامت نشدی ہرگز پاک
چون باد اجل چراغ عمرت بکشد | ترسم کہ ترا ز ننگ نپذیرد خاک

مطلب اُردو نظم مین از تمنا صاحب

ہے آتش آخرت سے تجھکو نہین باک | تو آب حجاب سے ہوا ہو کب پاک
جب باد اجل بجھائے ہستی کا چراغ | ہے خوف نہ ننگ سے جگہ دے تجھے خاک

قطعہ از تمنا صاحب

گناہگار کی مٹی خراب ہوتی ہے | نکل کے جان بھی پُر اضطراب ہوتی ہے
نہ زندگی مین تمنا ہے اُسے راحت کی | نہ بعد مرگ نجات عذاب ہوتی ہے
گر گل نہ بود نصیب ما خار اینک | در نور نمے رسد بما نار اینک
در خرقہ و خانقاہ شیخی نبود | ناقوس و کلیسا و زنار اینک

اُردو نظم مین مطلب از تمنا صاحب

گر پھول نہ ہو مجھے غنیمت ہے خار | گر نور نہین تو مغتنم ہے مجھے نار
شیخی ہو خانقاہ و خرقہ سے کبھی | ناقوس نہ کم نہ کم ہے دیر و زنار

قطعہ از تمنا صاحب

حق پرستی اور ہے ظاہر پرستی اور ہے | عالم وجد اور کچھ ہے مئے کی مستی اور ہے
اے تمنا رتبۂ رفعت پسندان ہو عیان | خوشنمائی اور کچھ ہے دل کی پستی اور ہے

مناجات

یا الٰہی تو ہی سب کا مالک و مختار ہے
حاکم شاہ و گدا و مفلس و زردار ہے

کون ایسا ہے جو تیری ذات یکتا کے سوا
واقفِ حالات ہر دیندار و دنیا دار ہے

سلطنت تیری ہے دنیاوی حکومت سی بڑی
آدمی سے اسکا نقشہ کھینچنا دشوار ہے

لوگ جو چھپکر گناہوں سے نہین آتے ہین باز
وہ سمجھ لین واقفِ ہر راز یہ سرکار ہے

اے خدا تو ہی نے انسانون کو دی عقل رسا
بادۂ علم و عمل سے آدمی سرشار ہے

ایسی دولت پاکے گر ہم اپنی حالت بھولجائین
پھر سمجھنا ہے ہمسے بڑھکر کون بدکردار ہے

اے تمنّا ڈر خدا سے ہے وہ سچا ناخدا
فضل سے اُسکے ہی ہر انسان کا بیڑا پار ہے

برسات کا سمان

کسی کی دل کی بیتابی سے ہین برقِ طپان پیدا
کہ ہے برسات سے یہ آبِ شمشیر روان پیدا

نہین کالی گھٹا ہے آسمان پر آجکل چھائی
ہوا ہے آتشِ آہِ غریبان سے دھوان پیدا

کئی دن کی جھڑی نے صورتِ سیلاب دکھلائی
ہوا ہے چشمِ گریان سے تلاطم ناگہان پیدا

حباب آب ٹوٹا آبلے کی طرح آخر کو
ہوا ہے زندگی و موت کا اِس سے نشان پیدا

ہوا برسات مین جب سُرخ بادل یون اُٹھا ظالم
ہوا زیرِ فلک خونِ شہیدانِ جہان پیدا

سپاسِ حق ادا کرتے ہین جھک جھک کر شجر گلشن مین
ہوئی ہر برگ مین ہے آجکل گویا زبان پیدا

فقط برسات تک دکھلائینگے ہستی کا نظارہ
یہ کیڑے بھی ہوے لاکھون جو زیرِ آسمان پیدا

اکٹھے رنگ ہین قوسِ قزح مین دید کے قابل
ہوئی ہے تیرِ قدرت سے یہ کیا رنگین کمان پیدا

جو مرنے کی تمنّا ہے تمنّا ساتھ رہتی ہے
ہوے دنیا مین ناحق کو دکھ پیر و جوان پیدا

ذکر تمنّا

ہے دنیا مین کیا انتظامِ تمنّا
ہے ہر دل مین قائم قیامِ تمنّا

مین اپنی طرف کھینچ لون جلد آؤ
یہی ہے سبھون سے پیامِ تمنّا

کرو کام اپنے تم اے اہل دنیا | سمجھ کر حلال و حرام تمنا
تمنائے حق سے ذرا کام نکلے | نہین تو ہے بدنام نام تمنا
اگر غور سے دیکھین سب اہل دنیا | ہین شاہ و گدا سب غلام تمنا
ہو صبح بنارس کہان صبح خواہش | اودھ کی نہین شام۔ شام تمنا
نصیحت سے زنہار خالی نہین ہے | بیان تمنا کلام تمنا

نمک سازی

آج کل ہندوستان مین ہے نمک سازی کی دھوم | ہر طرف ہو غل آزادی و جانبازی کی دھوم
فکر ہی سرکار کو قانون کا ہو احترام | کر رہے ہین حاکم ایسی خودسری کی روک تھام
جو بنے قانون شکن ہین خوش تہ چرخ کہن | جیل جانے مین وہ کھاتے ہین وہان بھی بانکپن
یا الٰہی خیر کر۔ کیا رنگ لائیگا نمک | آسمان کیا جسم انسان سے بنائیگا نمک
اسطرف والنٹیر بھی بڑھ رہے ہین مثل موج | بڑھ رہی ہی یان نمکخواران سرکاری کی فوج
دھر پکڑ کا گرم ہی بازار ہشیاری کے ساتھ | انتظام ملک قایم ہے خبرداری کے ساتھ
یان تو خواہش اور تمنا ہے یہی دربار کی | دور ہو تشویش یارب ملک اور سرکار کی

ہموطنون کی حالت دیکھو

پاؤ جو اپنے کام سے فرصت کبھی کبھی | دیکھا کرو وطن کی بھی حالت کبھی کبھی
جو ہو غریب و بیکس و محتاج و بے نوا | اسکی مدد کو دل مین ہو ہمت کبھی کبھی
تمکو خدا نے کھانے کو نعمت جو کی عطا | بھوکھا بھی سیر ہو۔ یہ ہو رغبت کبھی کبھی
جو ہموطن ہے اپنا حقیقی وہ بھائی ہے | جا جا کے اسکی دیکھو تو صورت کبھی کبھی
ہوتی ہے اہل ملک کی برباد آبرو | بڑھتی ہے مذہبی جو کدورت کبھی کبھی

فرصت اگر ہے تمکو تمنائے زار کم
ہوتی رہے خدا کی عبادت کبھی کبھی

فہرست اسمائے کتب وغیرہ مصنفۂ تمنا

اخلاقی و درسی

نمبر شمار	نام کتاب
۱	تشریح رباعیات عمر خیام
۲	رسالہ ضروریات ہند
۳	رسالہ اردو نویسی
۴	نافع صحت
۵	نظم مفید الترکیب
۶	رسالہ خط شکست
۷	زیور حیات
۸	تعلیمی جنتری
۹	گلدستۂ تمنا
۱۰	رسوم التعلیمات
۱۱	اسکول ڈکشنری
۱۲	رسالہ مضامین اخلاقی
۱۳	مرقع تعلیمی حصۂ اول
۱۴	قیصر سبھا
۱۵	انشائے تمنا
۱۶	تقدیری کرشمہ
۱۷	آئینۂ اوصاف مدرسین
۱۸	نظم ریڈر حصۂ اول
۱۹	〃 〃 〃 دوم
۲۰	رسالہ تعلیم خط شکست
۲۱	نور پرائمری ریڈر
۲۲	ناگری پڑھنے لکھنے کے اصول

کتب مذہبی

نمبر شمار	نام کتاب
۱	بھگوت گیتا منظوم
۲	رام لیلا منظوم
۳	بشن لیلا منظوم (دس اوتار)
۴	سری رام لیلا یکقافیہ
۵	خلاصہ رامائن
۶	رام سجیون بوٹی
۷	بچتر رامائن
۸	شکشا دلی رامائن
۹	نغمۂ رامائن
۱۰	ترانۂ رامائن
۱۱	سیتا پرتیاگ
۱۲	گنگا جی کی توقیر
۱۳	دھرو چرتر ناگری بھاشا
۱۴	دھرو کا جیون چرتر
۱۵	ہنومان چالیسا
۱۶	بجرنگ ساٹھکا
۱۷	ہنومان ساٹھکا
۱۸	بجرنگ چالیسا
۱۹	امین آباد پارک کے ہنومان جی کی آرتی۔
۲۰	بشن چالیسا
۲۱	گوربراہ منظوم
۲۲	گیتا مہاتم
۲۳	کرشن اسٹت
۲۴	چندرکا اسٹت
۲۵	نورتن استوتر
۲۶	دھرم درپن
۲۷	شیو اسٹت
۲۸	شکت اسٹت
۲۹	رام پد اسٹت و ہنومان اسٹت
۳۰	شیو دھیان درپن
۳۱	سدامان چرتر مع سبری چرتر
۳۲	کرشن چرتر متعلق دربار
۳۳	سناتن دھرم ساگر حصہ ا
۳۴	کایستھ دھرم پرکاش
۳۵	کرشن چمتکار
۳۶	بال کانڈ و سندر کانڈ
۳۷	کرم بپاک

نمبر	نام کتاب
۳۸	گرو کی عظمت
۳۹	رہن نیچ ادھیائی
۴۰	گوپال چرتر

کتب تاریخی

نمبرشمار	نام کتاب
۱	احسن التواریخ اودھ
۲	افضل التواریخ اودھ
۳	اشرف التواریخ اودھ
۴	نیپال ساچار
۵	یادگار جوبلی
۶	گلگشت باغ لکھنؤ
۷	یادگار قیصری وفات ملکہ معظمہ
۸	یادگار دربار تاجپوشی ۱۹۱۱ء
۹	رسالہ تہنیت موراوان
۱۰	یادگار سررشتہ تعلیم اودھ
۱۱	نظم یادگار کپورتھلہ اسٹیٹ
۱۲	یادگار جوبلی راجہ صاحب دربھنگہ
۱۳	یادگار ریاست الور

کتب متفرق

نمبرشمار	نام کتاب
۱	سنبلستان حسرت
۲	نظم دلپذیر
۳	گلدستہ باغ کشمیر
۴	شکارنامہ اسد جنگ
۵	چمنستان میسور
۶	آرایش خلوت
۷	گلزار فرنگ
۸	سلک گوہر
۹	دعاے سحر
۱۰	تونبی باز کا قصہ
۱۱	طلسم بنگال
۱۲	شکریہ منظوم
۱۳	مذاق کا ٹوٹکا
۱۴	راجہ بھوج کی سوانح عمری
۱۵	طریقوں کی کنفرنس
۱۶	وباے طاعون سے بچنے کے اصول
۱۷	فہرست دیوگان ہنود
۱۸	گلدستۂ باغ نشاط
۱۹	تذکرۂ مہارانی اہلیا بائی
۲۰	چمنستان تمنا
۲۱	اخلاق دستور العمل
۲۲	نیرنگ فلک

کتب قومی

نمبرشمار	نام کتاب
۱	کایستھ ہتیشی
۲	یادگار کایستھ کنفرنس
۳	کایستھ پرکاش
۴	کایستھ اپدیشک
۵	کایستھ سنگیت
۶	آئینۂ حالات کایستھ
۷	کنفرنس پٹنہ
۸	خیر خواہ چترگپت
۹	چترگپت جنم
۱۰	رپورٹ آل انڈیا کایستھ سناتن دھرم مہا سبھا

کتب مصنفہ اہلیہ تمنا

نمبرشمار	نام کتاب
۱	شامایں بھاشا نظم شسری ۳
	بھاگوت کا ابتدائی حصہ ۳/
۲	کرشن لیلا کا حال بھاشا نظم ۱/
۳	من موہنی لیلا کرشن جی کے مشہور چر ترگانے کی دھن ۱/
۴	پریم آرپن دیوتاؤں کی استتین ۱/
۵	بھجنوں اور نظموں کا مجموعہ ۲/

نوٹ ـ قصاید رباعیات واقعات کی تاریخیں مختلف تذکرے سہرے وغیرہ بہ تعداد کثیر ہیں (از تصنیفات تمنا)

نوٹ ـ ان کتابوں میں سے بہت سی کتابوں کی ایک جلد بھی نہیں رہی جو اصحاب ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو تاجرانہ اصول پر چھاپنا چاہیں وہ [illegible] خط و کتابت کریں